تبصرے

تنقید اور عملی تنقید از جناب احتشام حسین صاحب تقطیع متوسط کتابت وطباعت اعلیٰ ضخامت ۲۸۰ صفحات قیمت مجلد معہ خوبصورت گرد پوش۔
تین روپے بارہ آنے۔ پتہ:- آزاد کتاب گھر کلاں محل دہلی۔

مغربی علوم وفنون اور مغربی افکار وخیالات کے اردو شعر وادب پر دگہرے اثرات پڑے ہیں۔ ان کا ایک نتیجہ یہ ہے کہ ابھی چند برسوں میں ہی فن تنقید کو غیر معمولی اہمیت اور مقبولیت حاصل ہوگئی ہے اگرچہ یہ فن عربی میں نہایت ترقی یافتہ ہے اور فارسی ادبیات بھی اس سے خالی نہیں چنانچہ اردو میں مولانا شبلی اور حالی نے انھیں قدیم مشرقی اصولِ تنقید سے کام لے کر شعرا کے کلام پر تنقید کی ہے اور ادب میں ان کے مدارج ومراتب متعین کئے ہیں ان کے بعد حافظ محمود شیرانی نے اس دائرہ کو اور وسیع کیا اور انھوں نے نہایت ٹھوس بنیادوں پر ہمارے ادبی سرمایہ کا تنقیدی جائزہ لے کر افسانہ وحقیقت کے حدود کی نشان دہی کی لیکن ہمارے اس دور میں مغربی اصولِ تنقید کے فروغ عام نے تنقید کی ایک اور نئی راہ پیدا کی ہے یعنی یہ کہ کسی شاعر یا ادیب کے تخلیقات ذہنی کا مطالعہ اس کے عہد کے سماجی سیاسی اور ثقافتی واقتصادی ماحول کی روشنی میں کیا جائے اور ان حالات میں شاعر کا شعور کیا تھا وہ ان حالات سے کس حد تک متاثر ہوا اس کا تاثر کس قسم کا تھا۔ اس تاثر کو اس نے کیونکر ظاہر کیا اور اس نے سماج پر کیا اثر ڈالا ان سب چیزوں کا کھوج لگایا جائے اگرچہ قدیم مشرقی طرز تنقید جس کے حامل مولانا شبلی اور حالی تھے۔ جہاں تک نفس کلام کے محاسن ومعائب کے معلوم کرنے کا تعلق ہے ایک بنیادی حیثیت رکھتا تھا اور اس بنا پر نہایت اہم اور ضروری تھا لیکن فن شعر میں مہارت زبان کا شگفتہ ذوق۔ فن بلاغت ومعانی میں بصیرت ودیدہ وری اور مختلف شعرا اور ان کے اسالیب بیان کا وسیع مطالعہ درکار تھا اور ظاہر ہے کہ ہمارے آج کل کے نوجوان

ادیب اور نقاد انگریزی ادبیات کے وسیع مطالعہ کے باوجود ان علوم و فنون میں زیادہ دستگاہ نہیں رکھتے جو مشرقی طرزِ تنقید کے لئے ضروری ہے یہی وجہ ہے کہ اردو ادب میں شبلی اور حالی اس طرزِ تنقید کو جس مقام پر چھوڑ گئے تھے وہ آج تک اس سے ایک قدم آگے نہیں بڑھا ہے اور چونکہ فنی و لسانی ذوق روز بروز مضمحل ہوتا جاتا ہے اس بنا پر امید نہیں کہ ابھی مستقبل قریب میں اس پر کوئی قابل قدر اضافہ ہو۔ تاہم مغربی اصولِ تنقید کی اشاعت و رواج پذیری سے تنقید کا جو یہ نیا ڈھنگ پیدا ہوا ہے اس کی بھی افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا اور اس میں شبہ نہیں کہ اس طرزِ تنقید نے مجموعی حیثیت سے شعر و ادب کی ترقیِ رفتار اور اس کی سمت کو متعین کرنے میں بڑی مدد کی ہے۔ زیرِ تبصرہ کتاب کے لائق مصنف سید احتشام حسین صاحب اسی دور کے گروہ سے تعلق رکھتے ہیں اور اپنی ژرف نگاہی، اعتدال پسندی اور منصفانہ صلاحیت تنقید کے اعتبار سے اس گروہ میں ایک نمایاں مرتبہ و مقام کے مالک ہیں ان کا مطالعہ بھی وسیع ہے اور ان کی قوتِ استنباط و استخراجِ نتائج بھی کمزور نہیں۔ پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ وہ جو کچھ سمجھتے اور محسوس کرتے ہیں اسے صاف اور واضح و دلنشین اسلوب کے ساتھ بیان بھی کر سکتے ہیں۔ یہ کتاب موصوف کے ہی چودہ تنقیدی اور ادبی مضامین کا مجموعہ ہے جو غور و فکر اور معقولیت و سنجیدگی کے ساتھ لکھے گئے ہیں اس مجموعہ میں بعض مضامین مثلاً "غالب کا تفکر" "اقبال کی رجائیت کا تجزیہ" "اکبر کا ذہن" "حسرت کی غزلوں میں نشاطیہ عنصر" "حسرت کا رنگِ سخن" خاص طور پر بہت اہم اور مفید ہیں۔ ان کے علاوہ اور مضامین بھی اس لائق ہیں کہ ادب و شعر کا ہر طالب علم ان کا مطالعہ کرے۔

حیات

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ

مؤلفہ: پروفیسر خلیق احمد صاحب نظامی ایم اے استاذ شعبۂ تاریخ مسلم یونیورسٹی علیگڈھ

یہ کتاب اسی مہینہ پریس سے طبع ہو کر آئی ہے۔ بڑی تقطیع صفحات ۴۱۸ قیمت ۶ر

ملنے کا پتہ

مکتبہ برہان اردو بازار جامع مسجد دہلی ۶